فیض کی شاعری میں واردات عشق

کلیدی الفاظ: فیض#شاعری#واردات عشق

ڈاکٹر پشپیندر کمار نم

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبۂ اُردو، کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی دہلی

ملخّص: اردو شاعری میں اقبال کے بعد فیض احمد فیض مزدوروں کی ایک مضبوط آواز بن کر ابھرتے ہیں اور وہ روایتی سطح سے بالکل ہٹ کر اپنے لیے ایک مختلف راہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان کی شاعری کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ فیض احمد فیض کی پوری شاعری نہ صرف رومان اور انقلاب کے گرد گھومتی ہے بلکہ رومان اور انقلاب کے سنگم کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ ایک تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی رومانوی شاعری میں رومانس اور محبت کو الوداع کہتے ہیں۔ ''میری پہلی محبت میری محبوبہ نہیں ہے'' لیکن یہ تاثر غلط ہے کیونکہ اس کی محبت کا تصور صرف جنس مخالف تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ پوری کائنات میں پھیل کر ہر قسم کے لوگوں خصوصاً ملک کے غریبوں تک پہنچتا ہے۔ عوام اور ان لوگوں کے لیے جو غربت کی چکی میں پس رہے ہیں۔ موجودہ مضمون میں فیض احمد فیض کے جذبے کو ان کی شاعری کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ ان کا جذبہ کتنا عالمگیر ہے اور ان کی شاعری کس طرح کے موضوعات کا احاطہ کرتی ہے۔ محبت اور انسانیت کے موضوعات جو محبت کے لیے انسانی خواہشات کی عکاسی کرتے ہیں۔

....

ادب میں عشق کی روایت ایک قدیم تر روایت ہے۔ جس کا استعمال نثر کے ساتھ ساتھ شاعری میں بھی بخوبی ہوتا رہا۔ اگر ہم شاعری کی بات کریں تو عشق کا موضوع روایتی صنف سخن غزل کا ایک بنیادی موضوع ہے۔ جو ایک وسیع تر مفہوم کا

حامل ہے۔

جب عالمی شاعری کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس بات کا اندازہ لگانے میں زیادہ دیر نہیں لگتی کہ ادب میں متعدد شعرا کی ایسی تعداد پائی جاتی ہے جنہوں نے عشق کے احساسات وتجربات کو اپنی زندگی کا حامل سمجھا اور ان سے ایک شعری کائنات کی تشکیل وجود میں آئی۔ اردو شاعری کے اندر جگہ جگہ حسن وعشق کے ملے جلے جذبات کے رنگا رنگ پھول کھلتے دکھائی دیتے ہیں۔ جو شاعری کو ایک دلکش معنویت اور وقار عطا کرتے ہیں۔ اس میں شاعر اپنے داخلی واردات وتجربات کا نچوڑ ایک مترنم اور دلکش طرز ادا کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ جس میں عشق مجازی کہیں نہیں بلکہ عشق حقیقی کا ذکر بھی بڑے دل نشین انداز میں کیا جاتا ہے۔

اردو شاعری میں عشق کا رنگ دلی سے لے کر اب تک کہ تمام شعرا کے یہاں نظر آتا ہے۔ وؔلی، میؔر، دردؔ، غالبؔ اور مومنؔ سے لے اقبالؔ، جوشؔ، جذبیؔ، یگانہ، جاں نثار اختر، سردار جعفری اور فیض جیسے اردو کے بڑے، ایسے شعرا ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے کلام میں موضوع عشق کا بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ کیوں کہ حقیقت یہ ہے کہ شاعری کا متعدد حصہ تجربات عشق پر مشتمل ہوتا ہے۔

اردو میں عشق کے موضوع کو محض چند صفحات میں تحریر کرنا گویا دریا کو کوزہ میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ اس لیے میں نے درج بالا شعرا میں صرف فیض احمد فیضؔ کی عشقیہ شاعری کا انتخاب کیا ہے۔

فیض ایک رومانی مزاج کے شاعر ہیں۔ ان کے یہاں وفور جذبات، حسن فطرت، حسن پرستی اور خواب آفرینی جیسے بہت سے عوامل موجود ہیں۔

عموماً اردو شاعری میں صنف غزل کو ہی عشقیہ شاعری کے لیے سب سے موزوں سمجھا جاتا ہے اور اس کے معنی بھی رومانیت کے ہیں۔ اس لیے زیادہ تر شعرا نے اغزل میں ہی اپنے عشقیہ جذبات کو بیان کیا ہے۔ مگر فیض کے یہاں ہمیں غزل کے ساتھ ساتھ نظم میں بھی عشقیہ اظہار ملتا ہے۔ ان کی عشقیہ شاعری سے متاثر ہو کر

ڈاکٹر وزیر آغا یوں رقم طراز ہیں:

’’شاید اور نظم کے کسی شاعر نے محبت کے جذبے کو اتنی شدت اور خلوص کے ساتھ

پیش نہیں کیا جتنی شدت اور خلوص کے ساتھ فیضؔ نے پیش کیا ہے۔‘‘

فیضؔ ابتدائی دور میں ان کی شاعری نازک احساسات وجذبات کو شعری پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ محبت کا حادثہ ان کی زندگی کا ایک بڑا حادثہ تھا جو ان کی زندگی کے ساتھ ساتھ ان کی شاعری میں بھی بہت اہمیت کا حامل رہا۔ ان کے جذبہ عشق نے ہی ان کے خوابیدہ شعری قوتوں کو جھنجھوڑا اور ان کے بے مثال رومانی شاعری میں ایک اہم رول ادا کیا۔

فیضؔ کی شاعری کی ابتدا عشقیہ موضوعات سے ہوئی ہے۔ جن میں نظر آنے والا رومانی انداز روایتی انداز کے قریب معلوم ہوتا ہے۔ شروع شروع میں وہ فارسی شعرا کی طرح محبوب کے جمال جہاں آرا کو فطرت کے نگار خانے میں سجاتے ہیں۔

صبا کے ہاتھ میں نرمی ہے ان کے ہاتھوں کی
ٹھہر ٹھہر کے یہ ہوتا ہے آج دل کو گماں

مگر جلد ہی انہوں نے عشق کے اس روایتی انداز سے انحراف کیا۔ اور عشق کے تجربوں کو انسانی سطح پر محسوس کیا۔ ان کا محبوب کوئی فرضی یا خیالوں میں تراشا ہوا پیکر نہیں ہے بلکہ وہ حقیقت کی دنیا میں رہنے بسنے والا ایک نسوانی کردار ہے۔ جس کو وہ اپنے دل کی تمام تر گہرائیوں سے چاہتے ہیں۔ وہ ایک سچے عاشق ہیں اور ان کے عشق کا دامن سب ہی ذہنی برائیوں سے پاک اور بے داغ ہے۔ عشق کی راہ سے وہ حیاتی، جذباتی اور ذہنی طور پر شدید کیفیات سے گذرتے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے جذبہ ؟ عشق کے سوتے داخلی وجود کی گہرائیوں سے پھوٹتے ہیں جو ان کی شاعری میں ایک خاص قسم کی شگفتگی اور تازگی کا احساس دلاتا ہے:

تمہاری یاد کے جب زخم بھرنے لگتے ہیں
کسی بہانے تمہیں یاد کرنے لگتے ہیں
خدا وہ وقت نہ لائے کہ تجھے یاد آئے
وہ دل کہ تیرے لیے بے قرار اب بھی ہے
وہ آنکھ جس کو تیرا انتظار اب بھی ہے

فیضؔ کی شاعری کی بڑی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے ہجر، انتظار، قرب، محرومی، امید ملاقات، وصل، لمس اور مسرت جیسے عشق کی بہت سی کیفیات و تجربات سے گذرتے ہوئے عشقیہ شاعری کو آرزو کا نگارخانہ بنا دیا ہے:

بہار حسن پر پابندی؟ جفا کب تک؟
یہ آزمائش صبر گریز پا کب تک
قسم تمہاری! بہت غم اٹھا چکا ہوں میں
غلط تھا دعوی؟ صبر و شکیب آجاو؟
قرار خاطر بے تاب تھک گیا ہوں میں

فیضؔ کی عشقیہ شاعری میں موجودہ داخلیت پسندی کے عناصر غالب ہیں۔ کیوں کہ حادثہ عشق نے ان کے ذہن کو بہت متاثر کیا تھا۔ اس لیے ان کے یہاں موجود داخلیت کا احساس عشقیہ تصورات سے مل کر ہی پیدا ہوتا ہے۔

فیض کا ایک اہم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے عشق کو حسن شناسی میں تبدیل کر دیا۔ جذبہ ؟ عشق سے سرشار ہو کر حیات و کائنات کے مظاہر میں حسن و جمال کا مشاہدہ کیا ہے۔ لہٰذا ان کے یہاں عشق ایک جمالیاتی اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔

تیرا جمال نگاہوں میں لے کر اٹھتا ہوں
نکھر گئی ہے فضا تیرے پیرہن کی سی
نسیم تیرے شبستاں سے ہو کر آئی ہے
میری سحر میں مہک ہے تیرے بدن کی سی

فیض کی عشقیہ شاعری میں ایک مرکزی خصوصیت کی دھوپ چھاو؟ں کے علاوہ دوسری چیزیں بھی ہمیں نظر آتی ہیں، جس میں صرف وصل کی سرشاری نہیں بلکہ ان کے عشقیہ کلام میں جدائی کی خاموش تڑپ بھی ہے:

محبت کی دنیا پہ شام آچکی ہے
سیاہ پوش ہیں زندگی کی فضائیں
تغافل کے آغوش میں سو رہے ہیں
تمہارے ستم اور میری وفائیں
مگر پھر بھی اے میرے معصوم قاتل
تمہیں پیار کرتی ہیں میری دعائیں

فیضؔ نے بیشک اپنی شاعری کا آغاز رومانی انداز میں کیا اور وہ زمانہ بھی رومانیت کا زمانہ تھا مگر فیض نے اپنے عہد کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بھی اس وقت کے تلخ حقائق کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ وہ اس وقت پیدا ہو رہے تغیرات سے متاثر ہوئے لیکن ان کی شاعری کا سب سے بڑا کمال ہے کہ انہوں نے عشقیہ رنگ کو ہمیشہ قائم رکھا اور بڑی ہنرمندی کے ساتھ غم جاناں کو غم دوراں میں تبدیل کر دیا۔

مختصر یہ ہے کہ فیض کا موضوع سخن محبوب ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ جہاں محبوب کی قربتوں سے مسرت حاصل کرتے ہیں وہیں وہیں وہ اپنے فکری دائروں کو وسیع کر سماجی اور سیاسی پر تضادات اور الجھنوں کا شعور عام کرتے ہیں۔ فیض کا عشق ان کی سماجی ذمہ داریوں پر حاوی نہیں ہوتا۔ وہ ایک حساس انسان کا دل رکھتے ہیں۔ اس لیے وہ اپنے چاروں طرف پھیلی زندگی سے کس طرح منہ موڑ سکتے ہیں۔

مجھ سے پہلی سی محبت میری محبوب نہ مانگ
میں نے سمجھا کہ تو درخشاں ہے حیات

تیرا غم ہے تو غم دہر کا جھگڑا کیا ہے

تیری صورت سے عالم میں بہاروں کو ثبات

تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟

لوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر کیا کیجئے

اب بھی دلکش ہے ترا حسن مگر کیا کیجئے!

اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا

راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

مجھ سے پہلی سی محبت میری محبوب نہ مانگ

حوالہ جات

''،مقتدرہ قومی زبان، پاکستان،۲۰۱۳ء،ص نقش فریادی ن۔م۔راشد،مقدمہ''ا۔

۴۱۳

ڈاکٹر محمد علی صدیقی، نقش فریادی مشمولہ فیض احمد فیض درد اور درمان کا ۳۔

شاعر، پیس پبلی کیشنز لاہور،۲۰۱۱ء، ص ۷۶

''،ص ۷ نقش فریادی ''فیض احمد فیض،۲۔

''،ص ۳۶ نقش فریادی فیض احمد فیض،''رقیب سے''مشمولہ''۹۔

رد اور درمان کا شاعر، پیس پبلی ڈاکٹر محمد علی صدیقی، فیض احمد فیض د۵۔

کیشنز لاہور،۲۰۱۱ء، ص ۱۶

پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف فیض احمد فیض رومان اور شاعر، پاکستان رائٹر کو ۶۔

آپریٹر سوسائٹی لاہور،۲۰۱۳ء، ص ۵

''،ص ۲۱ نقش فریادی ''انجام''، مشمولہ ''فیض، ۷۔

''،ص ۱۱ نقش فریادی ''انتہائے کار''، مشمولہ ''فیض، نظم ۱۔

?خیال ''فیضؔ، نظم۴۔

''،ص ۱۴نقشِ فریادی''، مشمولہ ''حسینہ

''،ص ۵۲نقشِ فریادی ''ایک رہگزر پر''، مشمولہ ''فیضؔ، ۳۱۔

مشمولہ فکرِ فیض، معیاری، سائرہ غالم: فیضؔ کا عکس، غزل کے آئینے میں ۱۱۔

اُردو زبان اور درست امال کا محرک ۳۱۳۳ء، ص ۴۱۳

''،ص ۱۱نقشِ فریادی ''فیضؔ، ۳۱۔

''،ص ۳۱نقشِ فریادی ''فیضؔ، ۲۱۔

''،ص ۱۴نقشِ فریادی ''فیضؔ، ۹۱۔

''ض کا تصورِ محبت یادی ''میں فی نقشِ فر 44

''،ص ۹۹نقشِ فریادی ''فیضؔ، ۵۱۔

''،ص ۹نقشِ فریادی ''فیضؔ، ۶۱

****